سوال

(16) اہل بدعت کی اذان کا جواب

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا ہم اہل بدعت کی اذان کا جواب دے سکتے ہیں کیونکہ وہ اذان کی ابتداء صلاۃ وسلام النبی سے کرتے ہیں۔ (بنت المجاھد ابو شہزاد نبی شیر۔ شہداد پورہ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اذان کی ابتداء میں صلوۃ علی النبی (مروجہ کلمات الصلوۃ والسلام۔۔) سنت سے ثابت نہیں۔ اذان کے بعد مسنون صلوۃ واذکار پڑھنا باعث فضیلت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا یہ معمول تھا اور یہی اہل سنت کا طریقہ ہے۔ اذان سے قبل درود وسلام اہل بدعت کا طریقہ ہے۔ اس لئے اہل بدعت کی اذان کے مسنون الفاظ سنیں تو ان مسنون الفاظ کا جواب دینا چاہیے کیونکہ اذان کا جواب دینا بہت اجر وثواب کا باعث ہے۔ مختلف احادیث میں اس کی فضیلت آتی ہے۔

جب اذان سنو تو جیسے موذن کہے تم بھی کہو۔

(ترمذی، ابواب الصلوۃ، باب ماجاء مایقول الرجل اذا اذن الموذن)

جس نے اذان سن کر وہی پڑھا جو موذن نے کہا ہے اور پھر

اشھدان لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ واشھدان محمدا عبدہ ورسولہ رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد ارسولا پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کردیں گے۔ (ترمذی، مواقیت: 42)

اسی طرح فرمایا:

"جس نے اذان سن کر پڑھا

اللھم رب ہذہ الدعوۃ التامۃ والصلوۃ القائمۃ۔ آت محمدن الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاما محمودا

قیامت والے دن میری شفاعت اس کے لیے حلال ہوجائے گی۔ (بخاری، باب الدعاء عند النداء)

ان روایات کی روشنی میں بعض کے نزدیک اذان کا جواب دینا واجب اور بعض کے نزدیک مستحب ہے۔ واجب بھی ہو تو صرف ایک اذان کا جواب دینا کافی ہے۔ باقی سب کا آپ جواب نہ بھی دیں تو کوئی حرج نہیں۔ دے دیں تو بہرحال ثواب ہے۔

باقی رہا اہل البدعۃ کی اذان کا جواب دینے کا مسئلہ، تو اذان بہرحال اذان ہے۔ آپ اس کا جواب دیں۔ ان کی بدعت کلمہ حق پر اثرانداز نہیں ہوتی۔ غلطی کا گناہ ان پر ہے حق میں آپ ان کے ساتھ صرف حق میں ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب بخاری شریف میں سیدنا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا اثر نقل کرتے ہیں۔

ان سے بدعتی امام کی اقتداء کے بارے میں سوال کیا گیا تو جواب دیا:

(فصل وعلیہ بدعتۃ)

تو اس کے پیچھے نماز پڑھ۔

اس کی بدعت کا وبال اسی پر ہے۔ (بخاری، کتاب الصلوۃ، باب امامۃ المفتون المبتداء)

اسی طرح عبیداللہ بن عدی بن خیار، جن دنوں سیدنا عثمان محصور تھے، ان کے پاس تشریف لائے سوال کیا۔ آپ کو تو امامت عامہ کا حق تھا۔ لیکن اب جو کچھ آپ کے ساتھ گزاری ہے ہمیں معلوم ہے۔ ہمیں باغیوں کا امام نماز پڑھاتا ہے اور ہم دل تنگ کرتے ہیں۔ تو سیدنا عثمان نے جواب دیا۔ "لوگوں کے اعمال میں سے بہترین عمل نماز ہے، جب وہ نیکی کریں تو ان کے ساتھ نیکی کرو اور جب وہ برے کام کریں تو تم ان کی برائیوں سے بچو۔ (بخاری۔ حوالہ سابق)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

جلد 3۔ کتاب الاذان - صفحہ 84

محدث فتویٰ